انسانی زندگی پر عقیدۂ توحید کے اثرات

سیاد انوار اللہ

وسعتِ نظر:

عقیدۂ توحید انسانی زندگی میں بالغ نظری اور وسعت ظرفی پیدا کرتا ہے۔ انسان اللہ پاک کو اپنا خالق و مالک اور رب السمٰوات والأرض مانتا ہے، یہ سوچ وفکر انسان میں اللہ ﷻ کی مخلوق کے ساتھ محبت اور خدمت کے جذبات کا ذریعہ بنتی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہم ایک ہی مالک کی ملکیت اور ایک ہی شہنشاہ کے مملوک ہیں۔ اس کی وسعتِ نظر ویسی ہی غیر محدود ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ کی بادشاہی غیر محدود ہے۔ اللہ پاک کی صفات ملاحظہ ہوں: ﴿الله لا اله الا هو الحي القيوم لا تأخذه سنة ولا نوم له ما في السمٰوات وما في الأرض من ذا الذي يشفع عنده الا باذنه يعلم ما بين أيديهم و ما خلفهم ولا يحيطون بشئ من علمه إلا بما شاء وسع كرسيه السمٰوات و الأرض ولا يؤده حفظهما وهو العلي العظيم ۞﴾ (البقرة: ٢٥٥) ''اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے، جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، جو ہمیشہ ہمیشہ زندہ اور سب کا سنبھالنے والا ہے، جسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اس کی ملکیت میں زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں ہیں۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے سفارش کر سکے! وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے۔ اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے، مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی کی وسعت نے زمین وآسمانوں کو گھیر رکھا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا اور نہ اکتاتا ہے، وہ تو بہت بلند اور بہت عظمت والا ہے۔''

ان صفات پر من وعن ایمان لانے کا نتیجہ دیکھیے کہ اس ذات کی اطاعت کے ذریعے صحابہ کرام ﷺ کی پاکیزہ جماعت نے اللہ تعالیٰ سے رضامندی کی سند حاصل کر لی۔ ﴿رضى الله عنهم و رضوا عنه﴾ (البينة: ٨) ''اللہ ﷻ ان سے راضی ہوا، وہ اللہ ﷻ سے راضی ہوئے''۔

جنگ یرموک میں عکرمہ ؓ بن ابی جہل، سہیل ؓ بن عمرو اور حارث ؓ بن ہشام شہادت کے عظیم مرتبے پر فائز ہوئے۔ جان کنی کے عالم میں عکرمہ ؓ نے پانی مانگا۔ انہیں پانی دیا گیا، جونہی پانی کا پیالہ ہاتھ میں پکڑا، قریب پڑے ہوئے سہیل ؓ نے بھی جان کنی کے عالم میں پانی کے لئے آواز دی۔ عکرمہ ؓ نے بغیر پیے وہ پیالہ سہیل ؓ کو بھیج دیا۔ سہیل

ﷺ نے پیالہ ہاتھ میں تھاما ہی تھا کہ حارث ﷺ نے پانی مانگا۔ سہیل ﷺ نے بغیر پیے پانی کا پیالہ حارث ﷺ کی طرف منتقل کر دیا۔ اسی اثنا میں وہ سفر آخرت پر جا چکے تھے۔ پانی دینے والا جب سہیل ﷺ کے پاس پہنچا۔ تو وہ بھی اللہ کو پیارے ہو چکے تھے۔ حارث ﷺ نے بھی جان مالک حقیقی کے سپرد کر دی تھی۔ تینوں نے جان کنی کے عالم میں بھی اپنے مسلمان بھائی کو ترجیح دی اور پانی پیے بغیر اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ یہ وسعت نظر ''لا الہ الا اللہ'' کی مرہون منت تھی۔

خودداری اور عزت نفس:

عقیدۂ توحید انسان میں بدرجہ اتم خودداری اور عزت نفس پیدا کرتا ہے۔ انسان کو علم ہوتا ہے کہ میرا اللہ وحدہ لاشریک ہے، اس کے علاوہ کوئی بھی نفع و نقصان پہنچانے والا نہیں، کوئی زندگی موت کا اختیار نہیں رکھتا۔ ایمان بالغیب انسان کو تمام طاقتوں اور قوتوں سے بے خوف کر دیتا ہے۔ اس کا سر کسی مخلوق کے آگے نہیں جھکتا۔ ہاتھ سوائے اللہ کے کسی کے آگے نہیں پھیلتا۔ اس کے دل میں اللہ کے سوا کسی کی بڑائی کا سکہ نہیں جمتا۔ قرآن پاک کا اس بارے میں درس سنیے: ﴿ قل اللهم ملک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شئ قدیر﴾(آل عمران:۲۶) ''کہہ دیجیے: اے اللہ! تمام جہاں کے مالک! تو جسے چاہے بادشاہی دے، اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے۔ اور تو ہی جسے چاہے عزت عطا کرے، جسے چاہے ذلت دے۔ تیرے ہی ہاتھ میں سب بھلائیاں ہیں۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔'' اور ارشاد فرمایا: ﴿ تولج اللیل فی النهار وتولج النهار فی اللیل وتخرج الحی من المیت وتخرج المیت من الحی وترزق من تشاء بغیر حساب ﴾(آل عمران:۲۷) ''تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں لے جاتا ہے (موسموں کا ردوبدل)، تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے، اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے، (نطفہ سے انسان کی پیدائش، انڈے سے مرغی اور مرغی سے انڈا، کافر سے مؤمن (حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کا باپ آذر) مؤمن سے کافر (حضرت نوح علیہ السلام سے ان کا نافرمان بیٹا) تو ہی ہے کہ جسے چاہتا ہے بے شمار روزی دیتا ہے''۔ ﴿ یقولون لئن رجعنا إلی المدینة لیخرجن الأعز منها الأذل ولله العزة ولرسوله وللمؤمنین ولکن المنفقین لایعلمون ۞ ﴾(المنافقون:۸) ''یہ منافقین کہتے ہیں: اگر ہم لوٹ کر مدینہ جائیں تو عزت والا وہاں سے ذلت

والے کو نکال دے گا۔ سنو! عزت تو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے رسول ﷺ کے لئے اور ایمان داروں کے لئے ہے، لیکن یہ منافق جانتے ہی نہیں۔''

یہ بکنے والا منافقین کا سردار ابن ابی بن سلول تھا۔ وہ خود زعم باطل میں اپنے آپ اور اپنے منافق ساتھیوں کو ہی عزت والا کہہ رہا تھا۔ اللہ پاک نے حقیقت بیان کر کے اس بد باطن کو مزید ذلیل وخوار کیا۔ اللہ ﷻ کے ہاں معزز صرف اور صرف اہل ایمان ہیں۔ اور تاریخ اسلام اس بات کی شاہد ہے کہ عام طور پر رضائے الٰہی کے ساتھ دنیاوی کامیابیاں اور شان وشوکت بھی اہل ایمان کو اللہ پاک نے عطا فرمائی۔

انکساری:

موحد انسان کبھی متکبر نہیں ہوتا۔ اس پر دولت، قوت اور قابلیت کا غرہ سوار نہیں ہوتا۔ وہ جانتا ہے کہ یہ سب کچھ جس اللہ کا عطا کردہ ہے وہ اسے چھیننے پر بھی قادر ہے۔ یہ جذبات انسان میں انکساری پیدا کرتے ہیں، جو سوسائٹی کا عظیم سرمایہ افتخار ہے۔ اللہ پاک نے قرآن مجید میں اس صفت کے حامل لوگوں کی یوں تعریف کی ہے: ﴿ وعباد الرحمٰن الذین یمشون علی الأرض ھونا وإذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما O ﴾ (الفرقان: ٦٣) ''رحمٰن کے (سچے) بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں، اور جب جاہل لوگ ان سے جاہلانہ باتیں کرنے لگتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں: ''سلام''۔ سلام سے مراد یہاں اعراض اور ترک بحث ہے۔ اہل ایمان جہلاء سے الجھتے نہیں۔ بلکہ ایسے موقعوں پر اعراض وگریز کی پالیسی اپناتے ہوئے بے فائدہ بحث سے اپنا دامن بچا لیتے ہیں۔

طہارت اور احساس جواب دہی:

توحید پرکاربند انسان بخوبی جانتا ہے کہ اللہ پاک بے نیاز ہے۔ ﴿ اللہ الصمد ﴾ (الإخلاص: ٢) اور توحید کے ساتھ اسے اعمال صالحہ کی اشد ضرورت ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿ وأما من آمن وعمل صالحا فلہ جزاء الحسنیٰ وسنقول لہ من أمرنا یسرا ﴾ (الکہف: ٨٨) ''ہاں جو کوئی ایمان لائے اور نیک اعمال کرے۔ اس کے لئے تو بدلے میں بھلائی ہے۔ اور ہم اسے اپنے کام میں بھی آسانی ہی کا حکم دیں گے''۔ اعمال صالحہ کے بغیر نجات ناممکن ہے۔ اللہ پاک عادل ومنصف ہے۔ جنت کی بشارت اور جہنم کا عذاب اسے عمل صالح کرنے اور اللہ کے منع کردہ کاموں سے رک جانے پر ابھارتا ہے۔ یہی جذبہ طہارت اور اللہ کے حضور احساس جواب دہی پیدا

کرتا ہے۔ یہود ونصاری کا طرز عمل اس کے برعکس ہے، انہوں نے حضرت عزیر علیہ السلام اور حضرت عیسی علیہ السلام کو (نعوذ باللہ) اللہ کے بیٹے مان کر توحید کو تار تار کیا۔ اور وادئ شرک میں ڈبکیاں کھانے لگے، اور پھر اپنے زعم باطل سے یہ عقائد گھڑ لیے کہ ہم اللہ کے پیارے ہیں، ہمیں عذاب نہیں ہوگا خواہ ہم جو مرضی کریں۔ (العیاذ باللہ) اللہ پاک نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے۔ وہ حق کو جان کر بھی انکار کرتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔ اللہ کا حکم اپنے رسول ﷺ کے نام آپ بھی پڑھیے:

﴿ يـٰأيها المدثر ۞ قم فأنذر ۞ وربك فكبر ۞ وثيابك فطهر ۞ والرجز فاهجر ۞ ولا تمنن تستكثر ۞ ولربك فاصبر ۞﴾ (المدثر: ١-٧) "اے کپڑا اوڑھنے والے! کھڑے ہو جاؤ اور آگاہ کر دے (اہل مکہ کو ڈرا) اور اپنے رب ہی کی بڑائیاں بیان کر۔ اپنے کپڑوں کو پاک رکھا کر۔ (یہ حکم اس لئے دیا کہ کفار مکہ طہارت کا اہتمام نہیں کرتے تھے) ناپاکی (بتوں کی عبادت) چھوڑ دے۔ (یہ دراصل امت کے لیے حکم ہے) اور احسان کر کے زیادہ لینے کی خواہش نہ کر۔ اور اپنے رب کی راہ میں صبر کر۔" ﴿ وما أموالكم ولا أولادكم بالتي تقربكم عندنا زلفىٰ إلا من آمن وعمل صلحا فأولـٰئك لهم جزاء الضعف بما عملوا وهم في الغرفات آمنون ۞﴾ (السبأ: ٣٧) "اور تمہارے مال و اولاد ایسے نہیں کہ یہ تمہیں ہمارے پاس (مرتبوں میں) قریب کر دیں۔ ہاں! جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں ان کے اعمال کا دہرا اجر ہے۔ اور وہ بے خوف ہو کر بالا خانوں میں رہیں گے"۔ رزق کی فراوانی رضائے الٰہی کی نشانی نہیں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (إن الله لا ينظر إلى صوركم وأموالكم ولكن ينظر إلى قلوبكم وأعمالكم) {مسلم كتاب البر حديث (٣٤) ١٦/١٢١} "اللہ تمہاری شکلیں اور تمہارے مال نہیں دیکھتا۔ وہ تو تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے۔"

بلند حوصلگی:

کلمہ توحید پر ایمان رکھنے والا انسان ایسے "اللہ" پر ایمان رکھتا ہے، جو زمین و آسمان کے تمام خزانوں کا مالک ہے، جس کی قوت بے حد و حساب ہے۔ یہ ایمان اس کے دل کو غیر معمولی تسکین دیتا ہے۔ وہ ہمیشہ پر امید رہتا ہے۔ خواہ وہ دنیا کے تمام دروازوں سے ٹھکرا دیا جائے۔ تمام اسباب کا رشتہ بھی چاہے ٹوٹ جائے۔ پھر بھی اللہ جل جلالہ کا سہارا آگے بڑھ کر اسے تھام لیتا ہے۔ اور زندگی میں انسان کفر کی بڑی سے بڑی قوت سے ٹکرا جاتا ہے۔ ایسے پاکبازوں کا ایک قصہ آپ بھی پڑھیے:

﴿قال آمنتم به قبل أن آذن لكم إنه لكبيركم الذی علمكم السحر فلأقطعن أيديكم و أرجلكم من خلاف ولأصلبنكم فی جذوع النخل ولتعلمن أينا أشد عذابا و أبقى ۞ قالوا لن نؤثرك على ما جاءنا من البينات والذی فطرنا فاقض ما أنت قاض إنما تقضی هذه الحيوة الدنيا ۞ إنا آمنا بربنا ليغفر لنا خطيٰنا وما أكرهتنا عليه من السحر والله خير و أبقى ۞﴾ ''فرعون کہنے لگا کہ کیا میری اجازت کے بغیر تم اس پر ایمان لے آئے ہو؟ یقیناً یہی تمہارا وہ بڑا بزرگ ہے، جس نے تم سب کو جادو سکھایا ہے۔ (سن لو) میں تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے کٹوا کر تم سب کو کھجور کے تنوں میں سولی پر لٹکا دوں گا۔ اور تمہیں پوری طرح معلوم ہو جائے گا۔ کہ ہم میں سے کس کی مار زیادہ سخت اور دیرپا ہے۔ انہوں نے (جو اب مسلمان ہو چکے تھے) جواب دیا: ناممکن ہے کہ ہم تجھے ان دلیلوں پر ترجیح دیں جو ہمارے سامنے آ چکیں۔ اور اس اللہ پر جس نے ہمیں پیدا کیا۔ اب تو جو کچھ کرنے والا ہے کر گزر۔ تو جو کچھ بھی حکم چلا سکتا ہے وہ اس دنیاوی زندگی میں ہے۔ ہم اپنے رب پر ایمان لائے۔ (اس امید سے) کہ وہ ہماری خطائیں معاف فرما دے، اور جادوگری کو بھی جس پر تم نے ہمیں مجبور کیا ہے۔ اللہ ہی بہتر اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔'' (سورہ طٰہٰ ۷۱ - ۷۳) اللہ اللہ! یہ لوگ تھوڑی دیر پہلے جادوگر اور اللہ کے نافرمان تھے۔ کفر میں لتھڑے ہوئے تھے۔ لیکن جیسے ہی حق ملا، ایمان لے آئے۔ اور اللہ کی عظمت کے لئے اپنی جان بھی دردناک طریقے سے قربان کرنے کے لئے بادشاہ وقت فرعون سے ٹکرا گئے۔ یہ بلند حوصلہ انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے سے اور اللہ کو وحده لاشريك له ماننے سے ملا۔

صبر و توکل:

توحید سے انسان میں صبر اور توکل کی زبردست قوت پیدا ہوتی ہے۔ اس صفت سے بہرہ ور انسان جب رضائے الٰہی کی خاطر دنیا میں کوئی بڑا کام سرانجام دینے کے لئے اٹھتا ہے تو اسے یقینِ کامل ہوتا ہے کہ اس کی پشت پر رب کائنات کی قوت ہے۔ یہ یقین اس میں پہاڑ جیسی مضبوطی پیدا کر دیتا ہے۔ دنیاوی مصائب اور مخالف قوتیں مل کر بھی اسے اپنے مشن کی تکمیل سے متزلزل نہیں کر پاتیں۔ اللہ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے: ﴿وشاورهم فی الأمر فإذا عزمت فتوكل على الله إن الله يحب المتوكلين ۞﴾ (آل عمران: ۱۵۹) ''اور کام کا مشورہ ان سے کیا

کریں، پھر جب آپ کا پختہ ارادہ ہو جائے تو اللہ پر بھروسہ کریں۔ بے شک اللہ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے''۔

جرأت وبہادری:

انسانی زندگی میں تین چیزیں بزدلی کا ذریعہ بنتی ہیں:

۱۔ اولاد اور مال کی محبت۔

۲۔ یہ خیال باطل کہ اللہ کے بغیر بھی کوئی زندگی اور موت پر قادر ہے۔

۳۔ یہ وہم کہ انسان اپنی تدبیر سے موت کو ٹال سکتا ہے۔

لیکن ''لا الـه إلا الله'' کا راسخ عقیدہ ان تینوں چیزوں کو دل سے نکال دیتا ہے۔اس لئے کہ توحید پرست انسان اپنے مال واولاد بلکہ ہر چیز کو اللہ کی ملکیت سمجھتا ہے۔اللہ کے حکم پر ان سب کو قربان کرنے پر ہمہ وقت مستعدر ہتا ہے۔﴿ يـاأيها الـذيـن امـنـوا إن مـن أزواجكم وأولادكم عدوا لـكم فاحذروهم وإن تعفوا وتصفحوا وتغفروا فإن الله غفور رحيم ۞ إنما أموالكم وأولادكم فتنة والله عنده أجر عظيم ۞ فاتقوا الله ما استطعتم واسمعوا وأطيعوا وأنفقوا خيرا لأنفسكم ومن يوق شح نفسه فأولئك هم المفلحون ۞﴾ (التغابن: ١٤-١٦) ''اے ایمان والو! تمہاری بیویوں اور بچوں میں سے بعض تو تمہارے دشمن ہیں، پس ان سے ہوشیار رہنا۔(یعنی تمہیں اعمال صالحہ سے نہ روکنے پائیں) اور اگر تم معاف کردو، درگزر کرو اور بخش دو تو اللہ پاک بخشنے والا مہربان ہے۔تمہارے مال اور اولاد تو سراسر تمہاری آزمائش ہیں اور اللہ کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔پس جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کے احکام سنتے اور مانتے چلے جاؤ۔اور اللہ کی راہ میں خیرات کرتے رہو۔جو تمہارے لئے بہتر ہے اور جو شخص اپنے نفس کی حرص سے محفوظ رکھا جائے وہی کامیاب ہے''۔

تقویٰ :

''لا الـــه إلا الله'' انسان میں تقویٰ پیدا کرتا ہے۔اس عقیدے کا حامل زندگی میں کامیابی کی خاطر ناجائز اور ذلیل ذرائع اختیار کرنے کا خیال تک دل میں نہیں لاتا۔وہ سمجھتا ہے کہ رزق رب کے پاس ہے، دولت کی تقسیم اسی کی ہے۔عزت وطاقت، شہرت واقتدار اللہ پاک کے دائرہ اختیار میں ہے۔اس لئے وہ ناجائز ذرائع کے تصور سے ہی کانپ اٹھتا ہے۔اللہ کی

پکڑ کا خوف دامن گیر ہوتا ہے۔

تقویٰ کے لئے کیا کچھ ضروری ہے: ﴿ ليس البر أن تولوا وجوهكم قبل المشرق والمغرب ولكن البر من آمن بالله واليوم الآخر والملئكة والكتب والنبيين وآتى المال على حبه ذوى القربى واليتامى والمسكين وابن السبيل والسائلين وفى الرقاب وأقام الصلوة وآتى الزكوة والموفون بعهدهم إذا عاهدوا والصبرين فى البأساء والضراء وحين البأس أولئك الذين صدقوا وأولئك هم المتقون ۞﴾ ''ساری اچھائی مشرق ومغرب کی طرف منہ کرنے (تحویل قبلہ) میں ہی نہیں، بلکہ درحقیقت وہ شخص اچھا ہے جو اللہ تعالیٰ پر، قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، کتاب الٰہی پر اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو، جو مال سے محبت کرنے کے باوجود رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سوال کرنے والوں کو دے، غلام آزاد کرے، نماز کی پابندی کرے، زکاۃ ادا کرے، جب وعدہ کرے تو اسے پورا کرے، تنگ دستی، دکھ درد اور لڑائی (جہاد) کے وقت صبر کرے۔ یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں۔

پابندیٔ قانون:

''لا الٰہ الا اللہ'' انسان کو اللہ کے قانون کا پابند بناتا ہے۔ ﴿ قد أفلح المؤمنون ۞ الذين هم فى صلوتهم خشعون ۞ والذين هم عن اللغو معرضون ۞ والذين للزكوة فعلون ۞ والذين هم لفروجهم حفظون ۞ إلا على أزواجهم أو ماملكت أيمانهم فإنهم غير ملومين ۞ فمن ابتغى وراء ذلك فأولئك هم العدون ۞ والذين هم لأمنتهم وعهدهم راعون ۞ والذين هم على صلواتهم يحافظون ۞ أولئك هم الوارثون ۞ الذين يرثون الفردوس هم فيها خلدون ۞﴾ (المؤمنون: ۱-۱۱) ''یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کر لی۔ جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں۔ جو لغو باتوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ جو زکواۃ ادا کرنے والے ہیں۔ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، سوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے، یہی لوگ مذموم وملامت زدہ نہیں ہیں۔ جو اس کے سوا کچھ اور

چاہیں وہی حد سے گزر جانے والے ہیں۔اور اہل ایمان اپنی امانتوں اور وعدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرنے والے ہیں۔یہی وارث ہیں جو فردوس (اعلیٰ ترین جنت) کے وارث ہوں گے۔جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے''۔

مندرجہ بالا امور میں اللہ کے قانون کی پابندی کر کے انسان قربِ الٰہی حاصل کر لیتا ہے،کیونکہ اسے یقین ہوتا ہے کہ اللہ کی پولیس (کراما کاتبین) اس کے ہمرکاب ہیں،اس کو اللہ کی عدالت کا کھٹکا لگا رہتا ہے،جس کے وارنٹ سے وہ کہیں بھاگ نہیں سکتا۔

دین اسلام میں توحید یعنی اللہ پاک پر اس کے تمام اسماء وصفات کے ساتھ ایمان لانے کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔توحید ہی اسلام کی جڑ اور بنیاد ہے۔یہی دین اسلام کی قوت کا سرچشمہ ہے۔اسی لیے توحید میں خلل پڑنے سے انسان کے عقیدے کا حلیہ ہی بگڑ جاتا ہے۔رب العالمین امت اسلامیہ کو متاعِ ایمانی کی قدر کرنے کی توفیق بخشے۔آمین

تقلید ایک بیماری

ایک مناظرے میں خواجہ نظام الدین اولیاء نے جب اپنی تائید میں ایک حدیث برائے استدلال پیش کی تو ہندوستان کے سب سے بڑے فقیہ عالم خواجہ رکن الدین صاحب نے کہا: میں بھی مقلد ہوں اور آپ بھی مقلد ہیں۔اس لیے حدیث کی کیا ضرورت ہے! امام ابوحنیفہ کا قول پیش کیجیے۔

(محدث جلد 32 شمارہ 8 صفحہ 15 بحوالہ تاریخ فرشتہ)

درفش کاویانی

ایران کا قدیم قومی پرچم ''درفش کاویانی'' چیتے کی کھال سے تیار کیا گیا تھا،اس کی چوڑائی 8 ہاتھ اور لمبائی 12 ہاتھ تھی۔فارسیوں میں یہ عقیدہ مشہور تھا کہ جس فوج کے ساتھ یہ ''مقدس علَم'' ہوگا،وہ کبھی ناکام نہ ہوگی۔

جنگ بویب میں یہ علم ایرانیوں کے سپہ سالار ''بہمن جادویہ'' کے ہمرکاب تھا،جوان آتش پرستوں کو مجاہدین اسلام کے جذبہ جہاد اور شوق شہادت کے سامنے بے بس ہونے سے نہ بچا سکا۔

(الدعوۃ:اکتوبر 2000)